از عدالتِ عظمی

دی مینجنگ کمیٹی ایم ایم ڈگری کالج، مودی نگر

بنام

وائس چانسلر، میرٹ یونیورسٹی و دیگران

تاریخ فیصلہ: 17 مارچ، 1997

[کے راماسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

ملازمت سے ہٹانا- محکمہ شماریات کے سربراہ-کالج کی انتظامیہ کی پیشگی منظوری کے ساتھ ایک سال کے لیے غیر ملکی اسائنمنٹ پر گیا- مقررہ تاریخ انقضا ہونے کے بعد انتظامیہ نے استاد کو ڈیوٹی میں شامل ہونے کو کہا-وہ شامل نہیں ہوا-استاد کی غیر مجاز غیر حاضری کی تحقیقات کی گئی-اس نے شرکت نہیں کی-انتظامیہ نے اسے وائس چانسلر کی تصدیق کے تابع برخاست کر دیا-وائس چانسلر کا انتظامیہ سے استاد کو موقع دینے کا مطالبہ-انتظامیہ کی طرف سے استاد کو بھیجی گئی اطلاع-بعد میں جب وہ بھارت آئے تو انہیں ڈیوٹی پر جانے کی اجازت نہیں دی گئی-اس نے رٹ پٹیشن دائر کی-عدالتِ عالیہ نے اس عرضی کو یہ کہتے ہوئے منظور کر لیا کہ چونکہ برطرفی کی منظوری پہلے نہیں دی گئی تھی، اس لیے وائس چانسلر کو حکم پر نظر ثانی کرنے اور برطرفی کے لیے منظوری دینے کا کوئی اختیار نہیں تھا- قرار پایا کہ، انتظامیہ کی طرف سے مانگی گئی منظوری غیر ملکی تفویض کی تاریخ انقضا ہونے کے بعد تھی—اس لیے استاد غیر مجاز طور پر ڈیوٹی سے غیر حاضر رہے-وائس چانسلر کی طرف سے استاد کو ملازمت سے برخاست کرنے کی منظوری ایک پیشگی شرط ہے اور وائس چانسلر نے استاد کو ملازمت میں شامل ہونے کا مزید موقع دینے کی ہدایت کے ساتھ حکم منظور کیا تھا-استاد کی ڈیوٹی میں شامل ہونے میں ناکامی پر، وائس چانسلر کی منظوری دی گئی-ان حالات میں استاد کو ملازمت سے ہٹانا قانون کے مطابق ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2548، سال 1997۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے C.M.W.P نمبر 9343، سال 1981 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ڈی کے گرگ۔

جواب دہندگان کے لیے خیر سگالی انڈیور، کے این بال گوپال، اے پی مکند، بی پی سنگھ اور آر جی جیمز۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

تیسرا مدعا عالیہ، ڈاکٹر بی ایس گوئل، ایم ایم ڈی ڈگری کالج، مودی نگر میں شعبہ شماریات کے سربراہ کے طور پر کام کرتے ہوئے ایک سال کی مدت کے لیے عراق کی بسرا یونیورسٹی میں غیر ملکی اسائمنٹ پر گیا تھا۔ اس کے بعد، 20 اگست 1979 کو مینجنگ کمیٹی کی طرف سے ایک خط لکھا گیا جس میں تیسرے مدعا علیہ سے ڈیوٹی میں شامل ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔ چونکہ وہ ڈیوٹی میں شامل نہیں ہوئے، اس لیے مینجنگ کمیٹی نے ڈیوٹی سے غیر مجاز غیر حاضری کی تحقیقات کے لیے ایک قرارداد منظور کی۔ 27.2.1980 پر، جواب دہندہ نمبر 3 کو خط کی شکل میں ایک چارج شیٹ بھیجی گئی تھی۔ انہوں نے تفتیش میں حصہ نہیں لیا۔ انکوائری افسر نے 19.6.1980 پر اپنی رپورٹ پیش کی۔ مینجنگ کمیٹی نے رپورٹ پر غور کرنے پر تیسرے مدعا علیہ کو 31.7.1980 پر وائس چانسلر کی تصدیق کے تابع مسترد کر دیا۔ وائس چانسلر نے 19.12.1980 کے اپنے خط میں کہا ہے کہ چونکہ تیسرا مدعا علیہ غیر ملکی تفویض پر گیا تھا، لہذا اپیل کنندہ انتظامیہ کی طرف سے دی گئی منظوری کے ساتھ، مدعا علیہ کو ڈیوٹی میں شامل ہونے کا موقع دیے بغیر برطرفی مناسب نہیں ہے۔ اس کے مطابق، تیسری جواب دہندہ یونیورسٹی کو ایک کیبل اس طرح بھیجی گئی:

> "20 جنوری 1981 کو، یونیورسٹی نے اُنہیں اُن کے بصرہ کے پتے پر ایک کیبل بھیجی، اور اس کی تصدیق کے طور پر ایک نقل بھی ارسال کی، جس میں ہدایت دی گئی کہ وہ فوری طور پر اور ہر صورت 15 فروری 1981 تک ایم۔ ایم۔ کالج، مودی نگر (غازی آباد) میں جوائن کریں، بصورتِ دیگر وائس چانسلر اس معاملے میں برطرفی کی کارروائی کی منظوری دے گا۔"

مانا جاتا ہے کہ تیسرا مدعا دار، ڈاکٹر بی ایس گوئل مقررہ وقت تک ڈیوٹی میں شامل نہیں ہوا۔ نتیجتاً، جب وہ بعد میں بھارت آنے کے بعد ڈیوٹی کے لیے رپورٹ ہوئے تو انہیں ڈیوٹی پر نہیں

لے جایا گیا۔ انہوں نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ عدالت عالیہ نے 8 جنوری 1996 کے متنازعہ حکم نامے میں، رٹ پٹیشن نمبر 81 / 9343 میں کہا ہے کہ چونکہ برطرفی کی منظوری پہلے نہیں دی گئی تھی، اس لیے وائس چانسلر کے پاس حکم پر نظر ثانی کرنے اور تاریخ کی کارروائی کے ذریعے منسوخی کی منظوری دینے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عدالت عالیہ کا نظریہ درست نہیں ہے۔ تیسرے مدعاعلیہ کی ملازمت سے غیر موجودگی کے لیے اپیل کنندہ کی طرف سے مانگی گئی منظوری غیر ملکی تفویض کی تاریخ انقضا ہونے کے بعد تھی۔ ضروری طور پر، اس لیے وہ غیر مجاز طور پر ڈیوٹی سے غیر حاضر رہے۔ وائس چانسلر کی طرف سے استاد کو ملازمت سے برخاست کرنے کی منظوری ایک پیشگی شرط ہے اور وائس چانسلر نے اس میں شامل ہونے کا مزید موقع دینے کی ہدایت کے ساتھ حکم منظور کیا تھا۔ 15.2.1981 کا خط ایک مشروط خط ہے۔ ڈیوٹی میں شامل ہونے میں ناکامی پر، وائس چانسلر کی منظوری دی گئی۔ ان حالات میں مدعاعلیہ کو ملازمت سے ہٹانا قانون کے مطابق ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ الٹ جاتا ہے۔ رٹ پٹیشن مسترد کر دی گئی۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔